بندوں کو سب سے زیادہ
امید دلانے والی آیت
تحریر : مقبول احمد سلفی
داعی اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف (سعودی
عرب)
Bint Galib Shariff
تحریر : مقبول احمد سلفی (طائف) 00966531437827 Maqubool Ahmed
SheikhMaqubolAhmedFatawa. http://maquboolahmad.blogspot.com

بندوں کو سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر، شمالی طائف (مسرہ)

اللہ کی مکمل کتاب قرآن حکیم بندوں کے لئے سکون کا باعث ہے، ہدایت کا سامان ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر انہیں امید دلاتی ہے۔اس لئے اسے سینے سے چمٹائے رکھنے، حرز جان بنائے رکھنے، پڑھنے، پڑھانے اور زندگی میں اتارے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں جب بھی بے چینی محسوس ہو اللہ کا کلام پڑھیں، پریشانی کا سامنا ہو کلام الہی کی تلاوت کریں، خوف وہراس کا منظر ہو ذکر خالق سے دل وزبان تروتازہ کریں یعنی ہمیں کبھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے خواہ حالات کچھ بھی ہوں۔آخر ہمارا کوئی خالق ہے وہ سب کچھ دیکھ اور سن رہاہے،سب کی نگرانی کرنے والاہے،سب کی حاجتیں پوری کرنے والاہے، روزی روٹی سے لیکر زندگی کا ہر سامان مہیا کرنے والاہے۔ہم کیوں مایوس ہوتے ہیں جبکہ اللہ نے ہمیں ہر قسم کی پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتلایاہے، خیر وشر کی تمیز دی ہے،ایمان وکفر کا فرق دیاہے،ایک روشن دین اور کھلی کتاب دی ہے جس کے ہر کلمہ میں روشنی،امید اور ہدایت ہے۔

ممکن ہے دیگر مذاہب میں مایوسی کی تعلیم دی گئی ہو مگر اسلام میں اس کو کوئی جگہ نہیں دی گئی ہے بلکہ مایوسی ایسا گناہ ہے جو کفر تک لے جاتاہے اور بسا اوقات آدمی کافر بھی ہوجاتاہے۔ **اللہ کا فرمان ہے : وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (یوسف:87)**

ترجمہ:اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو،یقینارب کی رحمت سے مایوس وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ کا فرمان ہے : قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّآلُّونَ(الحجر:56).

ترجمہ: کہااپنے رب تعالی کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں **نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : الكبائرُ : الشِّرْكُ باللهِ ، والإْياسُ من رَوْحِ اللهِ ، و القُنوطُ من رَحمةِ اللهِ(صحيح الجامع:4603)**

ترجمہ:اللہ کے ساتھ شریک کرنااور اس کی رحمت سے ناامید ہونا کبیرہ گناہ ہے۔

یعنی اللہ کی رحمت سے مایوسی صریح گمراہی ہے،یہ راستہ گمراہ اور کافر ہی اختیار کرتاہے،اگر کوئی مسلم مایوسی کا شکار ہے تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اسے توبہ کرنالازم ہے۔

قرآن حکیم کا ورق ورق اور سطر سطر بندوں کے لئے راحت کا سامان ہے، ہے کوئی جو قرآن پڑھکر اور سمجھ کر دیکھے ؟ ہے کوئی جو اپنی بیماریوں کا علاج اس کتاب میں تلاش کرے ؟تاریخ گواہ ہے جس نے بھی قرآن کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا اس کے حصے میں کامیابی ہی کامیابی آئی۔آپ بھی کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو کتاب اللہ کو اپنا ساتھی بنائیں،اسے غور وفکر سے پڑھیں،اس پر عمل کریں اور اس کی طرف قوم مسلم وغیر مسلم کو بلائیں۔

علماء نے تلاش کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کی وہ کون سی آیت ہے جو بندوں کو سب سے زیادہ امید دلاتی ہے،مایوسی سے بچاتی ہے اور گنہگار ہو کر بھی اپنے خالق ومالک سے عفو ودر گزر کی امید جگاتی ہے۔اس سلسلے میں کئی قرآنی آیات ذکر کی جاتی ہیں تاہم اکثر وبیشتر اہل علم نے سورہ زمر کی آیت نمبر ترپن کو سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت قرار دیا ہے،اللہ کا فرمان ہے :

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر:53)

ترجمہ: (میری جانب سے کہہ دو) کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ جاو، بالیقین اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے،واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

یہ قول حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی طرف بھی منسوب ہے مگر سندا یہ اقوال ثابت نہیں ہیں۔جب ہم مذکورہ آیت کی شان نزول تلاش کرتے ہیں تو صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی یہ روایت ملتی ہے کہ :

أنَّ نَاسًا، مِن أهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قدْ قَتَلُوا وأَكْثَرُوا، وزَنَوْا وأَكْثَرُوا، فأتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ فَقالوا: إنَّ الذي تَقُولُ وتَدْعُو إلَيْهِ لَحَسَنٌ، لو تُخْبِرُنَا أنَّ لِما عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لا يَدْعُونَ مع اللَّهِ إلَهًا آخَرَ، ولَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتي حَرَّمَ اللَّهُ إلَّا بالحَقِّ، ولَا يَزْنُونَ} ونَزَلَتْ {قُلْ يا عِبَادِيَ الَّذِينَ أسْرَفُوا علَى أنْفُسِهِمْ، لا تَقْنَطُوا مِن رَحْمَةِ اللَّهِ}(صحيح البخاري:4810)

ترجمہ: مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت خون ناحق بہائے تھے اور بکثرت زنا کرتے رہے تھے،وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ یقینا اچھی چیز ہے لیکن اگر آپ ہمیں اس بات سے آگاہ کردیں کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں کیا وہ معافی کے قابل ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: "وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔"اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: "کہہ دیجیے! اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔"

گوکہ شان نزول میں خطاب مشرکین مکہ کو ہے مگر اس آیت کا حکم عام ہے،اس میں مشرکین وکفار اور ہر قسم کے گنہگار شامل ہیں جنھوں نے خوب خوب گناہ کرکے اپنی جانوں پر ظلم کئے ہوں۔حافظ ابن کثیر رحمۃاللہ علیہ نے اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ یہ آیت تمام نافرمانوں خواہ کافر ہوں یا دوسرے توبہ اور انابت کی طرف دعوت دینے والی ہے،اور خبر دینے والی ہے کہ اللہ توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والوں کے سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔گناہ کتنے بھی ہوں اور سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہو جائیں۔اور اس آیت کو توبہ پر محمول نہ کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ شرک توبہ کے بغیر معاف نہیں کیا جاتا ہے۔ {تفسیر ابن کثیر}

اس آیت کو توبہ پر محمول کرناضروری ہے جیساکہ حافظ رحمہ اللہ نے کہاہے تاکہ قرآن کی اس آیت سے ٹکراو نہ ہو جس میں کہا گیاہے کہ اللہ سارے گناہ معاف کر سکتاہے سوائے شرک کے۔ **اللہ کا فرمان ہے : ﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ ما دُونَ ذلِكَ لِمَنْ يَشاءُ﴾ (النساء: 48).**

ترجمہ: یقینااللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتااور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

آیت کی شان نزول اوراس کے معانی ومفاہیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتاہے کہ بندوں کے حق میں سب سے زیادہ امید والی آیت یہی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں، اللہ تعالی گنہگار بندوں کو کس طرح امید دلاتاہے ؟

• سب سے پہلے اللہ اپنے پیغمبر کو خطاب کرتاہے کہ وہ اپنی امتی کو خبر کرے پھر یاعبادی کے ذریعہ بندوں کو شفقت ومحبت بھرے نرالے انداز میں یاد کرتا ہے۔ تمہیں ڈرنے اور خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے، تم نے گناہ کر لئے تو کیا ہوا؟ بندے تو میرے ہی ہو۔ میں ہی تمہارا خالق ومالک ہوں۔ اور تو کوئی نہیں جس سے تمہیں گھبرانے کی ضرورت ہے۔

• جب اللہ اپنے بندوں کو پیار بھرے لہجے میں پکار کر ان کا احترام واکرام کرتاہے پھر معصیت ونافرمانی کی کثرت یاد دلاتاہے کہ تم نے حد سے زیادہ معصیت کرلی، گناہوں کی حد پار کر دی، نافرمانی پہ نافرمانی کرتے رہے۔

• معاصی کی کثرت یاد دلانے کے بعد اب گنہگاروں کی ڈھارس بندھاتاہے، ناامیدی سے روکتاہے اور صاف لفظوں میں گنہگاروں سے کہتاہے کہ گناہوں کی کثرت ہوجانے کی باوجود بھی تمہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوناہے۔ اوپر آپ نے قرآن کی چند آیات بھی پڑھیں جن میں مایوسی گمراہ وکافر کی صفت قرار دی گئی ہے۔ مومن کو کسی بھی طور اور کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ایسے موقع پر اللہ پر توکل بہت کام آتاہے اور ایمان ویقین میں استحکام پیدا ہوتاہے۔

• اب سبحانہ وتعالی تاکیدی جملے کے ساتھ وہ کلام کرتاہے جس سے گنہگاروں کی امید بلاشبہ جاگ جاتی ہے اور رحمت الہی سے دامن بھر جاتاہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ تمہیں تمہارا گناہ یاد ہے، مجھے میری رحمت ومغفرت یاد ہے، جاو تمہارے سارے گناہ معاف کر دئے۔ سن لو! ایک دو گناہ نہیں، سارے گناہ بخش دئے۔ رب تعالی نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ آگے تاکید کے ساتھ یہ بھی خبر دیدی کہ بے شک میں ہی تو سب سے زیادہ معاف کرنے والا اور سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا ہوں، تم میرے علاوہ کس کو اس قدر معاف کرنے والا پاتے ہو؟ سبحان اللہ، اللہ واقعی بڑا معاف کرنے والا ہے۔

جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بڑا مہربان ہے اور گنہگاروں کے سارے گناہ معاف کردیتاہے تو اس کے ساتھ مزید دو باتوں کو جاننے اور عمل میں لانے کی بھی ضرورت ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اللہ کی رحمت کی امید میں عمداً گناہ کرتے رہیں، گناہوں پر اصرار کرتے رہیں، اللہ کی حدود کی پامالی اور فرائض وواجبات میں کوتاہی برتیں۔ یاد رہے کہ اللہ بہت معاف کرتاہے تو بہت سخت سزا بھی دیتاہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ چھوٹے گناہ نیکیوں سے خود بخود مٹ جاتے ہیں مگر بڑے گناہوں کے لئے توبہ ضروری ہے جیساکہ مذکورہ آیت بھی توبہ کو مستلزم ہے۔ بغیر توبہ کے کبیرہ گناہ معاف نہیں ہوتے اور توبہ کی قبولیت کی شرائط یہ ہیں کہ اولا گناہ پہ ندامت کا اظہار کیا جائے، ثانیا: اللہ کی طاعت میں گناہ ترک کردیا جائے اور ثالثاً آئندہ اس گناہ سے بچنے کا اللہ جل شانہ سے وعدہ کیا جائے۔ گناہ حقوق العباد سے متعلق ہو تو حق کی واپسی بھی توبہ کی شرط ہے۔

آخری بات تحریر کر کے مضمون ختم کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے کہ یہی آیت صرف گنہگاروں کو امید دلاتی ہے، ایک مومن کا ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ کے دین میں ہی سراسر سکون وراحت کا سامان ہے، اللہ کا کلام سراپا امید ہے۔ اپنی زندگی کو مایوسی اور کفر سے بچانے کے لئے ہمیں قرآن کو سمجھ کر پڑھنا اور اس پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنا چاہئے۔ بعض اہل علم نے سورہ زمر کی مذکورہ آیت کے علاوہ دوسری آیت کو سب سے زیادہ امید والی آیت قرار دیا ہے، ان آیات میں بھی بلاشبہ مومنوں اور خصوصا گنہگاروں کے واسطے رحمت ومغفرت کی امید ہے مگر سب سے زیادہ امید والی آیت سورہ زمر کی مذکورہ آیت ہی معلوم ہوتی ہے، اس آیت کے علاوہ سب سے زیادہ امید والی آیت کے متعلق اہل علم کا جو اختلاف ہے، اس میں بعض کے نزدیک سورہ فاطر کی 32 اور 33 آیت، سورہ نور کی 22 نمبر آیت سے، سورہ غافر 33، حجر 49، انعام 82، اعراف 156، رعد 6، سورہ طہ 48، احزاب 47، سورہ ضحی 5، سورہ شوری 30، سورہ نساء 110، سورہ محمد 11 اور 19، سورہ توبہ 102 وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالی ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رحمت سے نواز کر جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ آمین